مہاراشٹر میں اقلیت کیلئے مختص یوجنا سے جڑے نوکرشاھی طبقہ کو انکے آقائوں کا آشرواد !

نثار احمد تمبولی، دھولیہ۔

8308438045

آج کل مہاراشٹر میں ودھان سبھا الیکشن کی آمد کا پتہ اس بات سے چلتا ہیکہ اقلیت سے جڑی یوجناؤں اور اسکیمس کے اعلانات کے بھرمار سے اہل اقتدار مسلم سیاست دانوں کی تعریف میں انکے آشنہ، رفقاء، ہواری، چاپلوس اور جن کو ان سیاسی رہنماؤں کی جانب سے کسی کمیٹی کے ادنیٰ سے ممبرشپ کا چھوٹا موٹا ٹکڑا جنھیں ملا ہو یا جنھیں ملنا ہے یا جن اداروں کو حکومت کی جانب سے مالی اعانت ملتی ہو یا ملنے کی توقع ہو ایسے عقل کے دشمن قصیدے پڑھتے نہیں تھکتے ہیں۔لیکن ان معزز حضرات کو شاید یہ پتہ نہیں ہوتا ہیکہ بالخصوص اقلیت سے جڑی یوجنا اور اسکیم کے اعلانات اور اس کے تعلق سے سرکاری حکمنامہ نکلنے کے بعد کئی برسوں تک ان اسکیمس اور یوجناؤں کا فائدہ اقلیت کو اگر نہیں ملتا ہے تو اس کیلئے قصوروار ہرگز ہرگز ہمارے سیاسی رہنما نہیں ہیں کیونکہ بھلے کسی ہی مقصد سے انھوں نے کوشش کر کے اقلیت سے جڑی اسکیم کے تعلق سے سرکاری حکمنامہ نکالا ہو لیکن اس پر بروقت عمل درآمد کے معاملے میں وہ بیچارے لولے لنگڑے اور اپاہج اور نوکرشاہی طبقہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ان کے اس عیب کی خالص وجہ یہ ہوتی ہیکہ انھیں منسٹر یا کسی کمیشن کا اعلیٰ عہدہ تو مل جاتا ہے پر انھیں ایڈمنسٹریٹیو لوتو بہت دور کی بات ہے۔اپنے ہی ڈپارٹمینٹ کے اختیارات کے تعلق سے وہ بیچارے بے بہرہ ہوتے ہیں یا ہوسکتا ہے وہ اپنے اختیارات اچھی طرح جانتے ہوں لیکن انھیں اختیارات کا استعمال کیسے کرنا یا پھر نوکرشاہی طبقہ سے کیسے حاکم اعلیٰ بن کر کام لینے کا طریقہ یا تو انھیں پتہ نہیں یا ہوسکتا ہے ان کے خود کے ہاتھ پتھر کے نیچے دبے ہو۔

چلئے مندرجہ بالا پیراگراف میں جو باتیں ہوا میں ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اسے زمین پر رہ کر پرکھتے ہیں۔مورخہ ۳/اگست ۲۰۱۱ء کے مہاراشٹر مائناریٹی ڈیولپمینٹ ڈپارٹمینٹ کے ایک حکمنامہ کے ذریعے ناندیڑ، ہنگولی، واشم، جالنا، شولہ پور، عثمان آباد، پونہ، امراوتی، اکولہ، رائے گڑھ، ستارا، گوندھیا اور دھولیہ ان ۱۳ اضلاع کیلئے ضلع الپ سنکھیانک سن نیتترن سمیتی (Dist. Minority Development Monitoring Committee) میں ضلع کے ۵/۶ سوشل ورکر کو بحیثیت نان گورنمینٹ ممبر تقرر کیا گیا۔افسوس کی بات ہیکہ مہاراشٹر میں ۳۵ اضلاع ہیں جسمیں سے صرف ۱۳ اضلاع میں ہی نان گورنمینٹ ممبران کی ۳ سال کی معیاد کیلئے تقرری ۲۰۱۱ء میں کی گئی۔باقی اضلاع میں نان گورنمینٹ ممبران کی تقرری نہ ہونا چے معنی دارد۔بیشک باقی اضلاع میں نان گورنمینٹ ممبران کی تقرری اسی محکمہ کے دائرہ اختیار میں ہے۔اگر اس کمیٹی کے اغراض و مقاصد کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہیکہ وزیراعظم کے نئے ۱۵ نکاتی پروگرام کی عمل درآمدگی پر ہر ضلع میں یہ کمیٹی بحیثیت نگراں کے نام کرتی ہے۔ویسے تو مرکزی اور ریاستی سطح پر بھی ۲ کمیٹیاں اس تعلق سے کام کررہی ہیں لیکن گراس روٹ پر کام ہونے کے تعلق سے ان سے رتی برابر بھی توقع نہیں ہے۔ہاں اگر مہاراشٹر کے تمام اضلاع میں کمیٹی کا تقرر ہو جاتا تو ۲۰۱۱ء سے آج تک اقلیت کے تقریباً 80% مسائل کا حل ہونا شرط تھی۔خیر، مذکورہ ۱۳ اضلاع میں جو کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اب انکی طرف بڑھتے ہیں۔اکثر و بیشتر کمیٹیوں کا یہ حال ہیکہ نہ اس کمیٹی کے ممبر ایم ایل اے، ایم پی اور بالخصوص مرکز سے جس ایک ایک ایم پی کا تقرر بحیثیت ممبر کے کیا گیا ہے وہ کبھی میٹنگ میں آتے ہی نہیں۔کلکٹر اس میٹنگ کا صدر ہوتا ہے اور آر ڈی سی ایکس آفیسیو کے فرائض انجام دیتا ہے۔لیکن راکم الحروف اور جو لوگ گراس روٹ پر بغیر کسی ذاتی مفاد کے رب العزت کو خوش کرنے کیلئے قومی خدمت انجام دے رہے ہیں انھیں اچھی طرح پتہ ہیکہ ہمارے نوکرشاہ طبقہ کے کلچر میں یہ بات آتی ہی نہیں کہ اپنے فرائض منصبی ایمانداری، خلوص دل اور بلا تعصب اور بغیر کسی رشوت کی تماء رکھے کام کرے۔خیر یہ ان کے کلچر کی بات ہے لیکن ہم عام شہریوں کا فرض بنتا ہیکہ جو اسکیم اور یوجنائیں ہمارے لئے مختص کی گئی ہیں ان کو حاصل کرنے کیلئے اجتماعی طور سے تگ ودو کرے۔کیونکہ ایک اکیلا آدمی یقیناً بالخصوص سیاستدانوں اور نوکرشاہی طبقہ سے کام لینے میں کمزور پڑ جاتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہیکہ مہاراشٹر کے ہر ضلع سے صرف ایک ایک آدمی یعنی ۳۵ افراد ایسے ایک جگہ جمع ہو جائے جو آر ٹی آئے، افسران کے کام کی تاخیر تدارک قانون سے اچھی طرح آشنا ہو، جن کا کوئی مخصوص سیاسی پلیٹ فارم یا تنظیم سے کوئی تعلق نہ ہو اور جو جنونی جبلت رکھتے ہوں تو وہ دن بالکل دور نہیں کہ قوم کے کام آسانی سے بوقت ہوتے رہے۔

اب وقت آگیا ہیکہ عام لوگ یہ بات اچھی طرح جان لے کہ وہ Sovereign Citizen ہے اور منسٹر ہو یا نوکرشاہی طبقہ یا کسی کمیشن کا اعلیٰ عہدہ دار و پبلک سرونٹ ہیں۔تجربہ یہ بتلاتا ہیکہ اکثر و بیشتر بیوروکریسی مات گئی ہے۔قانون بنانے میں انھیں کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن وہ اپنے کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔آج تو بیوروکریسی کا یہ حال ہیکہ وہ اپنے آپ کو Untouchable Superior سمجھتے ہیں۔وجہ صرف یہ ہیکہ ان کو سیکھا اور راہ راست پر لانے کے اختیارات جن کے پاس ہیں وہ منسٹر یا کمیشن کے سربراہ کا ہی انھیں آشرواد ہوتا ہے۔راقم الحروف شہر دھولیہ کی ضلع کمیٹی کا نان گورنمینٹ ممبر ہے۔ضلع دھولیہ کا کلکٹر تجربہ میں آیا ہیکہ مودی کا ایجنٹ ہے۔ضلع کمیٹی کی پہلی دو میٹنگ جو لی گئی وہ عین جمعہ کی نماز کے وقت منعقد کی گئی۔کمیٹی کے نان گورنمینٹ ممبران کو آج ۲ سال ہوگئے پہچان نامہ تک یہ کلکٹر دے نہیں سکا۔میٹنگ میں کلکٹر کی طرف سے اقلیت کے تعلق سے ضلع میں کام کاج کا تحریری بیورا پیش کیا جاتا ہے جو یکسر جھوٹ اور غلط ہوتا ہے۔ہونے والی میٹنگ میں کن مسائل پر غور و فکر کیا جانا ہے اس کا اجنڈا تک نہیں دیا جا تا رہا ہے وغیرہ وغیرہ کلکٹر

کی ڈکٹیٹر شپ کو اگر لکھنے بیٹھے تو اس آرٹیکل میں جگہ کم پڑ جائیگی۔ کلکٹر کی ان سب شکایت کے تعلق سے مہاراشٹر مائناریٹی ڈپارٹمینٹ کے کیبینیٹ منسٹر، اسٹیٹ منسٹر، مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن اور دیگر ۴/۵ غیر مسلم منسٹر کو اور عہدیداران کو تفصیلی شکایت نامہ ثبوت کے ساتھ بھیجا جانے کو ۶/۷ مہینے کا عرصہ گزر گیا لیکن ہمارے کرم فرماؤں کی ہمت نہ ہو سکی کہ دھولیہ کلکٹر کے تعلق سے کچھ ایکشن لے سکے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہیکہ حالیہ دھولیہ فساد کے معاملے میں دستاویز راقم الحروف کے پاس موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہیکہ یہ کمیونل کلکٹر چیف منسٹر دفتر کے حکم کو نہیں مانتا ہے تو ہمارے کرم فرماؤں کی رسائی تو محدود ہوتی ہیں۔ ایک میٹنگ میں راقم الحروف موجود تھا اس میٹنگ میں مائناریٹی ڈپارٹمینٹ کے ایک منسٹر نے اپنے محکمہ کی ایڈیشنل سیکریٹری کی نظر میں یہ بات لائی کہ مہاراشٹر کے کلکٹر ۱۵ نکاتی پروگرام کے تعلق سے عمل کرنے میں کوتاہی کر رہے ہیں اس میٹنگ میں بیشک منسٹر نے ایکشن لینے کے تعلق سے کہا لیکن سیکریٹری فرماتی ہیکہ اگر ہم ایکشن لیں گے تو کلکٹر قانون کا دروازہ کھٹکھٹائینگے۔ سوچئے ہمارے بیوروکریٹس میں کتنی سوچی سمجھی سازش ہیکہ وہ اپنے چھوٹوں کو غیر قانونی تحفظ دے رہے ہیں اور ہمارے منسٹر میں یہ ہمت نہیں ہیکہ انھیں آرڈر دے کہ آپ کو ایسا کرنا ہی ہوگا اگر کسی کے کورٹ میں جانے کی بات کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر اس ملک میں لا این آرڈر کہاں رہیگا۔ ایک آتنکوادی بھی کورٹ میں اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کیلئے جراہ کرتا ہے تو کیا ہم انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۱/جون ۲۰۱۳ء کو مہاراشٹر کے MDD ڈپارٹمینٹ کے ایک سرکاری حکمنامہ کے مطابق مہاراشٹر کے ۳۵ اضلاع اور مہاراشٹر میں تمام تریونیورسٹی میں ایک ایک سو سے دو سو لڑکیوں پر مشتمل ایک ہوسٹل قائم کئے جانے کا اعلان کیا۔ چاپلوسوں نے اس حکمنامہ کے قصیدے گائے لیکن ان کم ظرفوں کو پتہ نہیں کہ اس تعلق سے ۲/مارچ ۲۰۱۰ء، ۲۰/دسمبر ۲۰۱۱ء میں بھی حکمنامہ نکالا تھا جس پر آج تک عمل درآمدگی نہ ہو سکی۔ آخر ایسے حکمنامہ اگر ہمارا مائناریٹی ڈپارٹمینٹ نکالتا ہے اور اس پر کاروائی نہیں ہوتی ہے تو کیا یہ ہمارے ساتھ کھلواڑ نہیں ہے۔ قارئین کو یہ بات بتانا اشد ضروری ہیکہ منسٹر ہو یا کمیشن جب کبھی بھی ہم کسی بیوروکریٹس کی لاپرواہی کو ان کے سامنے لاتے ہیں تو یہ بیروکریٹس کی جانب سے ہی دلیل دیتے ہیں۔ آخر اس ناجائز حمایت کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ این ڈی پٹھان وقف بورڈ کے CEO کی گرفتاری کیوں وجود میں آئی؟ کیا کسی نے منسٹر صاحب کے پاس اس سلسلہ میں شکایت نہیں کی تھی؟ اگر شکایت ان کے گوش گذار کی گئی تھی تو انھوں نے بروقت کاروائی کیوں نہیں کی۔